|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144610220164

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام مندرجہ ذیل مسئلے کے بارے میں

1۔ میری اہلیہ کے پاس اندازاً 33 گرام سونا ہے جس کی مالیت تقریبا ً ساڑھے سات لاکھ ہے چاندی نہیں ہے ،اہلیہ کے پانچ سے دس ہزار ہوتے ہیں ہر وقت،مال تجارت کچھ نہیں ہےکیا میری اہلیہ کو زکوۃ دینی ہوگی یا نہیں؟اگر دینی ہوگی تو کتنی زکوۃ دینی ہوگی؟کیا قربانی کرنی ہوگی یا نہیں؟ اس کے پاس دس،پندرہ جوڑے ہونگے۔

2۔ میرے پاس سونا ،چاندی کچھ نہیں ہے ،نقدی تقریبا ًٍ ہر مہینے 70 ہزار آتی ہے جو کہ خرچ ہوجاتی ہے ،مال تجارت کچھ نہیں ہے،ماضی میں جو میرے پاس پیسے آئے اس سے میں اپنا مکان نہیں خرید سکتا تھا پیسے کم تھے کہ مکان لیتا،تو یہ سوچ کر کہ پیسے محفوظ ہوجائیں شراکت کے ساتھ کسی کے ساتھ پلاٹ لے لوں تاکہ اگر کبھی پلاٹ بیچ کر جب پلاٹ کے پیسے بڑھیں اور کچھ اضافی پیسوں کا بندوبست ہوجائے تو بیوی بچوں کے لیے گھر لے لوں گایہ نیت تھی تین پلاٹ میں شراکت داری ہے ،میرے جو پیسے لگے ہیں وہ 52 لاکھ ہیں تین پلاٹوں میں،گھر میں برتن اور کپڑے اور دوسری ضروریات زندگی کا سامان ہےکیا میرے اوپر زکوۃ ہے ؟اگر ہے تو کتنی؟کیا میرے اوپر قربانی ہے؟

مستفتی:اقبال شاہد

بی-53،سیکٹر 11بی،نارتھ کراچی

**الجواب حامدا ومصلیا**

واضح رہے کہ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونا ہے،موجودہ اوزان کے اعتبار سے ستاسی87 گرام چار سو اناسی479ملی گرام سونا ہے،اگر نصاب کے برابر سونا ایک سال تک رہے تو سال مکمل ہونے پرڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔

اگر کسی مرد یاعورت کے پاس صرف سونا ہے اور وہ نصاب سے کم ہےاس کے ساتھ چاندی یا کرنسی کسی بھی شکل میں یا مال تجارت وغیرہ قابل زکوۃ کوئی چیز نہیں تو ساڑھے سات تولہ سے کم سونے پر زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

اگر نصاب سے کم سونا کے ساتھ چاندی یا نقد رقم وغیرہ ہے اور قیمت کے اعتبار سے جمع کرنے سے چاندی کا نصاب پورا ہوجاتا ہے تو اس صورت میں مجموعی قیمت پر زکوۃ واجب ہوگی،اور ڈھائی فیصد زکوۃ ادا کرنا لازم ہوگااور اگر تمام چیزوں کی مجموعی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مقدار سے کم ہےتو اس صورت میں زکوۃ واجب نہیں ہوگی۔

1۔ لہذا صورت مسئولہ میں سائل کہ اہلیہ کی ملکیت میں 33 گرام سونے کے ساتھ 5سے 10 ہزار روپےہر وقت ملکیت میں رہتے ہیں لہذا جس وقت سے سونا ان کی ملکیت میں آیا تھا اسلامی اعتبار سے ایک سال گزرنے کے بعد کل مالیت کی ڈھائی فیصد زکوۃ نکالنا لازم ہوگااور قربانی کرنا بھی لازم ہوگا۔

جو پلاٹ فروخت کرنےیاپیسے محفوظ کرنےکی نیت سے لیا جائے ، یعنی پلاٹ خریدتے وقت یہ نیت ہو کہ مناسب دام ملنے پراسے فروخت کرکے نفع کماؤں گا، پھر بعد میں اس رقم سے خواہ گھر بنانے کی نیت ہو یا مزید پلاٹ لینے کی، بہرصورت ایسا پلاٹ مالِ تجارت ہے، اور مالِ تجارت اگر نصاب (ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت) کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو سال گزرنے پر اس کی زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ اور اس طرح کے پلاٹوں میں زکاۃ ادا کرتے وقت اس کی جو مارکیٹ ویلیو ہو اس کے مطابق زکاۃ ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

2۔ لہذا صورتِ مسئولہ میں آپ نے جو پلاٹ لیاتھا ، اگر اس کی ملکیت سے پہلے بھی آپ صاحبِ نصاب تھے تو جس تاریخ کو آپ کے دیگر قابلِِ زکاۃ اموال کی زکاۃ کی ادائیگی کا سال پورا ہوتاہو اس تاریخ کے بعد خریدکردہ پلاٹوں کی زکاۃ بھی ادا کرنا لازم ہوگی، اگر چہ اس وقت خاص ان پلاٹوں کی خریداری پر مکمل سال نہ بھی گزرا ہو۔ اور اگر آپ پلاٹ خریدنے سے پہلے سے صاحب نصاب نہیں تھےتو ایسی صورت میں جب  پہلا پلاٹ بیچنے کی نیت سے لیا تھا (بظاہر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت سے زیادہ ہوگی) قمری تاریخ کے اعتبار سے ٹھیک ایک سال بعد آپ کی زکاۃ کا سال پورا ہوگا، اس وقت ان کی مارکیٹ ویلیو کے مطابق سالانہ ڈھائی فیصد زکاۃ ادا کرنا لازم ہوگی۔

اگر گزشتہ سالوں کی پلاٹ کی زکاۃ ادا کرتے رہے ہیں تو صرف اس سال کی زکاۃاداکرنا لازم ہوگی، اور اگر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ ادا نہیں کی تھی تو پہلے پلاٹ کی مارکیٹ ویلیو کے مطابق گزشتہ سالوں کی زکاۃ ادا کرنا بھی لازم ہوگا،اور قربانی بھی لازم ہوگی۔

لما فی الفتاوی الھندیۃ:

"الزكاة واجبة في عروض التجارة كائنةً ما كانت إذا بلغت قيمتها نصاباً من الورق والذهب، كذا في الهداية. ويقوم بالمضروبة، كذا في التبيين۔ وتعتبر القيمة عند حولان الحول بعد أن تكون قيمتها في ابتداء الحول مائتي درهم من الدراهم الغالب عليها الفضة، كذا في المضمرات"۔

(ج۱،ص۱۷9 ،ط رشیدیة)

وفیہ ایضاً:

"ومن کان له نصاب فاستفاد فی أثناء الحول مالاً من جنسه، ضمه إلی ماله وزکاه سواء کان المستفاد من نمائه أولا، وبأي وجه استفاد ضمه'. الخ

(ج۱،ص۱۷۵ ،ط رشیدیة)

لما فی الدر المختار:

(وقيمة العرض) للتجارة (تضم إلى الثمنين)؛ لأن الكل للتجارة وضعاً وجعلاً (و) يضم (الذهب إلى الفضة) وعكسه بجامع الثمنية (قيمة)

(ج2،ص303،ط سعید،کراتشی)



24/10/1446ھ

23/04/2025ش

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ:محمد عباس غفر اللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

24/10/1446ھ

23/04/2025ش